



پیرس، فرانس سے BIC کا فون

گرمیوں کی اُس سہ پہر میں نے پہاڑوں کا رخ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اُدھر شہر میں درجہ حرارت 42 ڈگری سیلسیوس تک پہنچ چکا تھا۔ سعودی کلابریا ہمیں یاد دلا رہا تھا کہ صحرا کی گرمی کیسی ہوتی ہے۔ ہمیں ابھی اوپیک میں داخلہ نہیں ملا تھا، اٹلی اب بھی ہمیں جانے دینے سے انکاری تھا، اور برسلسز ہر روز ایک نیا بل تھما دیتا تھا، ہر بل ایک نئی قربانی مانگا ہوا۔

میں خود کو یہ سوچنے سے روک نہ سکا کہ میں اپنے دن کیسے گزارتا ہوں؛ حال ہی میں جو واقعات پیش آئے تھے اُن پر مسکرایا اور سوچتا رہا کہ انسانیت کتنی نازک ہو سکتی ہے، کہانیوں کے اندر، خیالوں کے اندر، اور اپنے فون میں محفوظ پیغامات دوبارہ پڑھتے ہوئے۔

BIC France کے پورے بورڈ کو میرے شہر سے گئے ابھی چند ہی دن ہوئے تھے۔ Chanel اُس کے تھوڑی دیر بعد روانہ ہوئی، اور چوبیس گھنٹے سے بھی کم میں اُس نے مجھے ٹیلی گرام پر ایک پیغام بھیجا۔

اُس میں لکھا تھا:

“ہوٹل والی خاتون نے مجھے آپ کا فون نمبر دیا۔ عورتیں آپس میں ایسی چھوٹی چھوٹی مہربانیاں ہمیشہ کرتی رہتی ہیں۔ آپ سے مل کر مجھے سچے سچے خوشی ہوئی، اور مجھے یہ بات اچھی لگی کہ آپ نے وہ نہیں کیا جو اکثر مرد عام طور پر کرتے ہیں۔ آپ نے میرے ذہن پر توجہ دی، صرف میرے جسم پر نہیں۔

مگر ایک عورت کی حیثیت سے سچے کہوں تو مجھے یقین ہے کہ یہ اختتام نہیں ہے۔ یہ کوئی وعدہ نہیں؛ یہ اُس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور عورتیں ناممکن چیزوں سے کبھی دست بردار نہیں ہوتیں۔ جلد بات ہو گی۔

بوسے،

Chanel۔”

میں فون رکھ کر فطرت میں گم ہونے ہی والا تھا کہ ایک اور کال آ گئی۔

ملک کا کوڈ وہی تھا جو ہمیشہ ہوتا تھا۔

+33۔ فرانس۔

Chanel مجھ سے بات کرنا چاہتی تھی۔

میں نے فوراً جواب نہیں دیا۔

بلکہ میں نے اُس کی چوتھی کوشش پر جا کر فون اٹھایا؛ ہر کال پچھلی کے تقریباً ٹھیک پانچ منٹ بعد آتی تھی۔

میں سمجھنا چاہتا تھا کہ معاملہ واقعی کتنا فوری اور اہم ہے، اور یہی واحد حکمتِ عملی تھی جس سے میں اُسے ٹھیک ٹھیک ناپ سکتا تھا۔

یہ اُن رازوں میں سے ایک تھا جو ماں Gillette نے مجھے سکھائے تھے۔

کبھی خود کو پوری طرح دستیاب مت کرو۔

خود کو اتنا آسان مت بناؤ کہ ہر کوئی تم تک پہنچ جائے۔

کوئی قیمتی چیز بن جاؤ، تقریباً ایک بیش قیمت شے۔

تبھی تمہاری قدر بڑھے گی، اور تبھی لوگ تمہیں صحیح نظر سے دیکھیں گے۔

آخر کار جواب دینے کا لمحہ آ ہی گیا۔

وہ جھنجھلائی ہوئی لگ رہی تھی اور اُس نے فوراً پوچھا کہ میں کہاں غائب ہو گیا تھا۔

بات اہم تھی۔

بات فوری تھی۔

ہمیں ایک اور ملاقات درکار تھی۔

مگر اس بار، اُس نے کہا، یہ اعلیٰ ترین سطح پر ہو گی۔

”کون ہے؟“ میں نے پوچھا۔ ”ویٹیکن والے پوپ؟“

”نہیں،“ اُس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ ”آپ ہمیشہ ویسے کے ویسے ہیں۔“

اس جملے سے تقریباً یوں لگا جیسے وہ مجھے پہلے ہی جان چکی ہو۔

پھر اُس نے بات جاری رکھی۔

”وہ خاندان جس کے پاس BIC کے سب سے زیادہ حصص ہیں، آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے، خود میرے لیے بھی، کہ وہ سب عورتیں ہیں۔ کوئی مرد نہیں۔“

”کیا آپ پیرس آئیں گے؟“

”مجھے دیکھنا پڑے گا کہ دستیاب اونٹ کتنے کا پڑتا ہے،“ میں نے جواب دیا۔ ”اور پھر آپ جانتی ہیں کہ میں بہت تھوڑے میں گزارا کرتا ہوں۔“

”میں جانتی تھی کہ آپ صرف ایک ہی وجہ سے آئیں گے،“ اُس نے جواب دیا۔

”آپ کی کتابیں پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ آپ عورتوں کو کبھی انکار نہیں کرتے۔ یہ نفاست، انداز اور وضع داری کا معاملہ ہے۔ جو بھی آپ کی تحریریں پڑھے، یہ بات دیکھ سکتا ہے۔“

”براہِ کرم مجھے شرمندہ مت کیجیے،“ میں نے کہا۔ ”خاص طور پر اس لیے کہ فون پر آپ میرے چہرے کی سرخی کبھی دیکھ نہیں پائیں گی۔ اور آپ ٹھیک کب چاہتی ہیں کہ میں آؤں؟“

”جب آپ چاہیں۔ کسی پیشگی وقت کی ضرورت نہیں۔ وہ آپ سے شانزے لیزے کے ایک کیفے میں ملیں گی۔ آپ پننے کے لیے جو چاہیں منگوا سکتے ہیں۔“

”میں انتظام کر کے آپ کو جلد بتاتا ہوں۔“

”خدا حافظ۔“

”خدا حافظ۔“

کال ختم ہونے کے بعد میں دیر تک سوچتا رہا۔

مگر کوئی خیال اُس حقیقت تک کبھی نہیں پہنچ سکتا تھا جو غیر معمولی عورتوں کی برجستگی کے اندر چھپی ہوتی ہے۔

فرڈیننڈو

BIC ← PDF کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · نقشے · The Corpus
رابطہ